وَذَكِّرْهُمْ بِأَيَّامِ اللّٰهِ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ

تاریخ ابن کثیر

شہرۂ آفاق عربی کتاب

البدایۃ والنہایۃ

کا اردو ترجمہ

جلد نمبر ۱۱

۲۴۸ھ سے ۴۰۵ھ کے حالات پر مشتمل ہے اس میں خلیفہ مستعین باللہ کی خلافت سے خلیفہ قادر باللہ کی خلافت اور اس عرصے میں وقوع پذیر ہونے والے واقعات ہیں۔ جن میں خلفائے بنی عباسیہ، بنی فاطمیہ، ترکوں، دیالمہ بنی بویہ، قرامطہ، زنگی، حبشی وغیرہم کے عروج وزوال کا تذکرہ شامل ہے۔ ساتھ ہی خارجیوں اور شیعوں کے فتنوں کے اسباب وحالات بھی قلمبند ہوئے ہیں۔

تصنیف ❁ علامہ حافظ ابوالفدا عماد الدین ابن کثیر (۷۰۱ھ-۷۷۴)

ترجمہ ❁ مولانا انوار الحق قاسمی (فاضل دارالعلوم دیوبند) سابق استاذ حدیث مدرسہ عالیہ ڈھاکہ

نفیس اکیڈمی

اردو بازار، کراچی

البِدَایة والنَهایة

نام کتاب	....	تاریخ ابنِ کثیر (جلد نمبر ۱۱)
مصنف	....	علامہ حافظ ابوالفدا عماد الدین ابن کثیر
ترجمہ	....	مولانا انوار الحق قاسمی
ناشر	....	نفیس اکیڈیمی۔کراچی
طبع اوّل	....	فروری ۱۹۸۹ء
ایڈیشن	....	آفسٹ
ضخامت	....	۶۰۸ صفحات
ٹیلیفون	....	۰۲۱-۷۷۲۲۰۸۰

پہنچ سکا۔ اثنائے سفر میں یہ قیدی بھی بنایا گیا تھا لیکن یہ شیعی بمشکل تمام اُسے مصیبت سے نکالنے میں کامیاب ہوگیا۔ اس پر اس کے بھائی احمد نے اسے بہت زیادہ ملامت کی اور اس سے کہا تم نے یہ کیا کیا۔ تم نے اپنی فکر کیوں نہ کی اس کے معاملہ میں کیوں دخل دیا۔ تو اسے شرمندگی ہوئی اور مہدی کے معاملہ میں کچھ الٹا کام کرنا چاہتا تھا۔ کہ مہدی کو اس کا پتہ چل گیا اور وہاں سے اس کے قتل سے بچ کر نکل کر افریقی ملک کے قیروان کے علاقے میں رقادہ شہر میں چلا گیا۔

ابن خلکان نے جو کچھ ذکر کیا ہے اس کا یہ ماحصل بیان کیا گیا ہے۔

واقعات ـــــ ۲۹۹ھ

ابن الجوزی نے کہا ہے کہ اس سال تین دمدار ستارے ظاہر ہوئے تھے ایک تو ماہِ رمضان میں اور وہ ماہِ ذی القعدہ میں وہ کچھ دن تک غائب ہوجاتے۔ اسی سال فارس کے علاقہ میں مرض طاعون پھیلا تھا جس سے سات ہزار انسان مر گئے تھے۔ اسی سال خلیفہ اپنے وزیر علی بن محمد بن الفرات پر سخت ناراض ہوگیا اور اسے وزارت کی کرسی سے معزول کر کے اس کے گھر کو لوٹ لینے کا حکم دیا چنانچہ بہت بری طرح یہ لوٹا گیا اور اس کی جگہ پر ابو علی محمد بن عبداللہ بن یحییٰ بن خاقان کو وہ عہدہ سپرد کر دیا۔ اس نے معتضد کی ام ولد کو ایک لاکھ دینار دینے کا وعدہ کر لیا تھا اسی بناء پر اس نے اس کے معاملہ میں زبردست کوشش کی۔ اس سال مصر اور خراسان کے علاقوں سے بے حساب ہدایا وصول ہوئے جن میں سے صرف مصر سے پانچ لاکھ دینار آئے تھے جو وہاں کسی خزانہ سے ملے تھے جس کے حاصل کرنے میں کوئی رکاوٹ اور پریشانی نہیں ہوئی تھی جیسا کہ عموماً جہاں اور کمزور عقیدے کے عوام دعوے کیا کرتے تھے اس طرح کمینے لوگوں اور لالچی اور گنہگار عوام سے دھوکے اور فریب دے کر وصول کر کے کھایا کرتے تھے' اس خزانہ میں انسان کے سینہ کی ایک پسلی ایسی ملی تھی جس کی لمبائی چار[1] بالشت اور چوڑائی ایک بالشت تھی۔ اور یہ بتایا گیا ہے کہ وہ قوم عاد کے کسی فرد کی ہڈی تھی۔ واللہ اعلم

مصر کے دوسرے ہدایا میں سے ایک ایسا نر بکرا بھی آیا تھا جس کے دودھ کا تھن تھا اور اس سے دودھ نکالا بھی جاتا تھا اور ان تحائف میں جو ابن ابی السباح نے بھیجا تھا ایک ایسا فرش تھا جس کی لمبائی ستر ہاتھ اور چوڑائی ساٹھ ہاتھ کی تھی اور وہ دس برسوں میں تیار کیا گیا تھا' وہ انمول تھا' ان کے علاوہ جو بیش قیمت ہدایا آئے تھے وہ تھے جو احمد بن اسماعیل بن احمد السامانی نے خراسان سے بھیجا تھا وہ بہت زیادہ تھے اس سال الفضل بن عبدالملک العباسی جو زمانہ دراز سے حجاج کا امیر رہا کرتا تھا اس نے لوگوں کو حج کرایا۔

---

[1] اور مصری نسخہ میں ہے کہ اس کی لمبائی چودہ بالشت تھی۔